وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمۃ للعالمین

اور

مسلمان

مولفین

محمد اسلم گل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمن
صدر

امان جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

رحمۃ للعالمین ﷺ اور مسلمان

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور کامل و اکمل دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر جن کی مبارک محنت سے زندگی میں دلوں کو اور مرنے کے بعد قبروں کو منور فرمایا اور جن کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمت ہے اور آپ ﷺ کی آل اولاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ شانہٗ نے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی بعثت کو ایمان والوں کے لئے ایک عظیم احسان قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

(سورۃ آل عمران: ۱۶۴)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ اُن میں اُنہیں میں سے ایک پیغمبر بھیجا، جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا اور اُن کو پاک کرنے اور اللہ کی کتاب اور دانائی سکھاتا ہے۔

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ نے اپنی اُمّت کو بڑی محنت سے اخوت اسلامی کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اخوت اسلامی کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر رکھی۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ ج

وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ o

(الحجرات: ۱۰)

ترجمہ: مسلمان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں، سو اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرو،
اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اس رشتے کی مضبوطی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اسے "جسد واحد" سے تعبیر فرمایا۔

رحمۃ للعالمین حضور اقدس ﷺ کے پاک ارشاد کا مفہوم ہے:

تم مسلمانوں کو دیکھو گے کہ وہ آپس میں رحم کرنے، مہربانی کرنے میں ایک جسم کی مانند ہیں، جب جسم کا ایک حصہ کسی تکلیف کی شکایت کرتا ہے تو باقی جسم بھی اسی کی خاطر شب بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح)

مؤمنین میں باہمی رشتہ اخوت کو "بنیان موصوص" سے تعبیر کرتے ہوئے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا!

مؤمن ایک دوسرے کے لئے ایک دیوار کی اینٹوں کی طرح ہوتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے سے تقویت پاتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح)

مؤمنین میں "باہمی جذبہ رحمت" کو اُجاگر کرنے کے لئے رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے

وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح)

رحمۃ للعالمین حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظلم کرتا ہے، نہ اُسے رسوا کرتا ہے، نہ اُس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ ہی اُس کی تحقیر کرتا ہے''۔

(مسلم شریف)

جذبہ اخوت کے استحکام کے لئے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ان تمام باتوں کی تلقین فرمائی، جن سے باہمی اخوت واتحاد کو فروغ ملتا ہو اور ان تمام باتوں سے منع رہنے کی تاکید فرمائی، جن سے مسلمانوں کے باہمی تعلق میں رخنہ پڑتا ہو۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی مبارک تعلیمات کی روشنی میں معاشرے کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنانے کے لئے تین اُمور ایسے ہیں کہ ان کی حفاظت سے معاشرہ صالح اور صحتمند بن جاتا ہے اور ان کے بگاڑ سے فساد کی ظلمتوں میں ڈوب جاتا ہے۔ وہ تین اُمور جو بالخصوص معاشرے کو امن وسلامتی کا گہوارہ بناتے ہیں، ان میں حفاظتِ جان، حفاظتِ مال اور حفاظتِ عزت و آبرو شامل ہیں۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ان تینوں چیزوں کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا!

''ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور آبرو حرام ہے''۔

(صحیح مسلم)

الحمدللہ! پہلی بنیادی چیز جس سے معاشرے کے امن وسکون کی ضمانت فراہم ہوتی ہے، یہ ہے کہ انسانی جان محفوظ ہو۔ انسانی جان کا تحفظ جو ہمیں دین اسلام نے عطا کیا ہے، وہ دُنیا کو کسی دستور اور نظام نے نہیں دیا۔ اس تحفظ کے لئے اوّلاً تو ترغیب کے

ذریعے قتل وخونریزی کو بند کرنے کی کوشش کی ، پھر ان مفاسد کی نشاندہی کی جو خونِ ناحق سے پیدا ہوتے ہیں ۔اس کے ساتھ امن وامان سے اس کا جو گہرا تعلق ہے، اس کی وضاحت کی ۔انسانی جان کی حرمت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے شرک کے بعد قتل کو بڑا گناہ قرار دیا۔

رحمۃ للعالمین ، حضور اقدس ﷺ جب اسلام کی بیعت لیا کرتے تو دیگر ضروری باتوں کا اقرار لینے کے ساتھ ساتھ قتل نہ کرنے کا بھی اقرار لیتے تھے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ ہم نے رحمۃ للعالمین،حضور اقدس ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ ہم نہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں گے، نہ زنا کریں گے، نہ چوری کریں گے، نہ اس شخص کو قتل کریں گے جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے اور نہ لوٹ مار کریں گے۔(بخاری شریف)

رحمۃ للعالمین ، حضور اقدس ﷺ نے مومن کی جان کی قدر و قیمت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا!

"مومن کا قتل اللہ کے نزدیک دُنیا کے تہہ وبالا ہونے سے بڑھ کر ہے"۔

(سنن نسائی)

امن وسلامتی کے تحفظ کے لئے دوسری اہم چیز یہ ہے کہ انسان کا مال واسباب محفوظ ہو، اس لئے کہ اسے انسانی راحت وآرام اور سکون میں بڑا دخل ہے۔مال کی حرمت کے بارے میں رحمۃ للعالمین حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا!

جس نے کسی مسلمان کا حق اپنی قسم کے ذریعے ہڑپ کرلیا، اُس کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ واجب اور جنت حرام کردی،

گو وہ کیکر کی لکڑی کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

(صحیح مسلم)

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے:

جو اپنے مال کی حفاظت کے سلسلہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

اسلام نے مال و دولت کے حصول کی جائز صورتیں متعین کیں اور ان تمام صورتوں کو نا جائز قرار دیا، جس سے دوسروں کے حق تلف ہوں یا فتنہ وفساد کی راہیں ہموار ہوتی ہوں، چنانچہ چوری، ڈکیتی وغیرہ کی شکل میں قطع ید کی حد نافذ کی گئی ہیں۔

امن وسلامتی کے قیام اور اخوت کے استحکام کے لئے تیسری بنیادی چیز یہ ہے کہ ان تمام چیزوں سے اجتناب کیا جائے، جن سے کسی مسلمان بھائی کی عزت نفس مجروح ہو، جس سے دلوں میں کدورت ونفرت پیدا ہوتی ہو اور عداوت وانتقام کی آگ بھڑکتی ہو۔ قرآن حکیم نے چند ایسے ہی مفاسد کی نشاندہی کی ہے، جن سے انسان کی عزت وآبرو کو خطرہ لاحق ہو اور عزتِ نفس مجروح ہو، جو رشتہ اخوت کو کمزور کر کے فساد کی راہیں ہموار کریں، انہیں جڑ سے اکھاڑنے کی ہدایت وتلقین کی ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا تمسخر نہ اُڑائے، کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں کا مذاق اُڑانا چاہئے، کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا ہی برا ہے، اور جو باز نہ آئیں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں ○ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور جاسوسی نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند

کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے، اس کو تم ناگوار سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ الحجرات : ١١ تا ١٢)

یہ وہ اخلاقی چارٹر ہے جسے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے جذبہ اخوت کی تقویت اور انسانی معاشرے کے استحکام کے لئے اُمّت کے سامنے پیش کیا۔ یہی وہ پاکیزہ اصول ہیں جن سے معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے انسانی عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے اور جذبہ اخوت کی آبیاری کے لئے انہی رذائل سے اجتناب کی دعوت دی ہے جو نفرت و کدورت اور بغض وعداوت کا باعث بنتے ہیں۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے:

آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، نہ آپس میں بغض رکھو، نہ آپس میں کسی کی پیٹھ پیچھے برائی کرو اور اے اللہ کے بندو! ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ۔

(صحیح مسلم)

مندرجہ بالا روشن حقائق سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے کہ فتنہ وفساد کے انسداد، فروغ امن اور قیام اخوت کے لئے ضروری ہے کہ انسانی جان ومال اور عزت وآبرو کو تحفظ حاصل ہو اور دین اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو انسان کی جان ومال اور عزتِ نفس کی حفاظت کی پوری پوری ضمانت فراہم کرتا ہے، جس کی اتباع سے نفرتیں اور عداوتیں دور ہوتی ہیں، اخوت ومحبت کے پھول کھلتے ہیں اور معاشرہ امن وسلامتی کا گہوارہ بنتا ہے۔

معاشرہ میں بدامنی اور بے چینی کا ایک بڑا سبب اصحابِ حقوق کے حقوق کی عدم ادائیگی وحق تلفی ہے۔ اگر ہر ذی حق کو اس کا حق جو شریعتِ مطہرہ نے مقرر کیا ہے، حاصل ہو جائے تو معاشرہ امن وسلامتی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ قرآن حکیم نے معاشرے کے اصحابِ حقوق اور حاجت مندوں کا ذکر اس آیت مبارکہ میں فرمایا ہے:

ترجمہ: اور تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ
حسن سلوک کرو اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ اور غریبوں کے ساتھ بھی
اور قریب اور دُور کے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی
اور مسافر کے ساتھ بھی اور وہ جو تمہارے زیرِ تصرف ہیں۔

(سورۃ النساء: ۳۶)

اس آیت مبارکہ میں اللہ کی بندگی اور اس کی توحید کے بعد ہر قسم کی بھلائی کا جو حکم دیا ہے، وہ معاشرے کے ہر قسم کے فرد سے تعلق رکھتا ہے، والدین، عزیز واقارب، یتیم، مسکین، قریب اور دُور کے ہمسائے، دوست احباب، نوکر و خادم وغیرہ تاکہ پورا معاشرہ امن وسلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ان تمام حقوق میں سے ہر نوع کے حقوق ادائیگی کے متعلق احکامات بھی صادر فرمائے اور اپنے پاکیزہ عمل سے عامۃ المسلمین کو ان کی ترغیب بھی دی۔ امن وسلامتی اور محبت واخوت کے فروغ کے لئے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں:

(1) جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔

(2) انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔

(3) جب وہ دعوت دے تو اُسے قبول کرے۔

(4) ملاقات ہو تو سلام کرے۔

(5) اُسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے۔

(6) وہ موجود ہو یا غائب، ہر حال میں اس کی خیر خواہی کرے۔

(مشکوۃ المصابیح)

اگر اُمتِ مسلمہ ان چھ زریں ہدایات پر عمل کرلیں تو ان کے درمیان باہمی محبت ویگانگت اور اتحاد و اتفاق کی ایسی خوشگوار فضا پیدا ہو جائے جو آخرت کی فلاح و کامیابی کے ساتھ ساتھ دنیوی زندگی کو بھی راحت و مسرت اور سکون و اطمینان کا گہوارہ بنا دے اور ان کے دلوں کو آپس میں جوڑ کر انہیں اخوت ایمانی کا ایسا حسین بنا دے جو دوسری اقوام کے لئے قابل رشک اور باعثِ کشش ہو۔

افسوس! دشمنانِ اسلام نے امت مسلمہ میں طرح طرح کی عصبیتیں پیدا کر رکھی ہیں، کہیں عرب وعجم کی عصبیت کا کام کر رہی ہے، کہیں عربوں کو آپس میں لڑایا جا رہا ہے، کہیں صوبائی عصبیتیں کام کر رہی ہیں اور کہیں لسانی عصبیتوں نے بصیرت اور بصارت ختم کر دی ہے۔ کہیں مہاجر اور غیر مہاجر کا سوال اٹھا رکھا ہے جو قتل اور خون ریزی کا سبب بنا ہوا ہے۔ عصبیتوں کی وجہ سے مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے جان لیوا بن رہے ہیں۔ عصبیت کے بارے میں رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا!

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کی دعوت دے

اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی بنیاد پر جنگ کرے

اور وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت پر مر جائے۔

(ابو داؤد)

عصبیت کی وجہ سے بہت خون خرابے ہو رہے ہیں، جب دو آدمیوں میں کوئی مخالفت ہو یا جھگڑا ہونے لگے یا لڑائی شروع ہو جائے تو یہ نہیں دیکھا جاتا کہ ان دونوں میں حق پر کون

ہے؟ دیکھنے والے یہ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کون سا شخص میرا ہم وطن ہے، ہم زبان ہے، یا ہم قوم ہے اور اسی بنیاد پر مدد کرنے لگتے ہیں اور دونوں فریق کو ایسے حمایتی مل جاتے ہیں جو عصبیت کی بنیاد پر اپنا آدمی سمجھتے ہیں۔ یہ کوئی نہیں دیکھتا کہ ظالم کون ہے؟ اور مظلوم کون ہے؟ ظالم کی حمایت کر کے سب ظلم میں شریک ہو جاتے ہیں پھر جو لوگ مظلوم کے ساتھی ہوتے ہیں وہ اس سے بہت آگے بڑھ جاتے ہیں، جتنا ظلم ان کے آدمی پر ہوا اور یہ لڑائی پھر دو آدمیوں کی نہیں رہتی، بلکہ قبیلوں اور جماعتوں کی لڑائی بن جاتی ہے اور اس طرح سے لڑائی طول پکڑ جاتی ہے اور وحدت امت پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

اپنے بھائی کی مدد کرو (اگر چہ وہ) ظالم ہو یا مظلوم،

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ!

ہم ظالم کی مدد کیسے کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا! تو اسے ظلم سے روک دے۔

(مشکوٰۃ شریف)

آج عصبیت کی وبا میں ہر کوئی مبتلا ہے، یہ نہیں دیکھا جاتا کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون؟ یہ اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے، اس کا بڑا وبال ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوگی کہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ایسا شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

(بحوالہ: شرعی حدود وقصاص)

امت مسلمہ کو چاہئے کہ وہ گناہوں سے اجتناب کریں کیونکہ گناہ کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں)

روایت ہے کہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

اپنے کو گناہ کرنے سے بچاؤ کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جاتا ہے۔

(مسند احمد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ (کی نافرمانی کر کے ان) کو تکلیف دینا اور بے خطا جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے (ایک لمبی حدیث ہے) کہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے کئی حکم صادر فرمائے، ان میں سے یہ بھی ہے کہ کسی بے خطا کو حاکم کے پاس مت لے جاؤ کہ وہ اس کو قتل کرے (یا اس پر کوئی ظلم کرے) اور جادو مت کرو۔

(ترمذی، ابوداؤد)

بدقسمتی سے آج اُمّتِ مسلمہ کی توانائیاں آپس کے بحث مباحثوں اور لڑائی جھگڑوں میں صرف ہو رہی ہیں۔ ہر شخص اپنے کو حق پر سمجھتا ہے اور اپنی اپنی بات منوانے کا جذبہ غالب رہتا ہے۔ اِن بحث مباحثوں میں، جو علوم شرعیہ سے پوری طرح واقف نہیں ہوتا، وہ حدود شرعیہ کی رعائت کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک چیز غلط اور ناحق ہوتی ہے مگر اسے حق ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اکثر لوگ اِن بحث مباحثوں میں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی عیب جوئی کرتے ہیں اور اُن پر زبان طعن دراز کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جذبہ عمل سے محروم ہو جاتے ہیں اور اِن میں ''قبول حق'' کی استعداد بھی کم ہو جاتی ہے۔ بسا اوقات بعض بحث مباحثے لڑائی جھگڑے کی شکل

اختیار کر جاتے ہیں۔ رحمۃ للعالمین حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے:

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ

(مسند احمد)

ترجمہ: جو قوم ہدایت سے ہٹ کر گمراہ ہو جاتی ہے اُسے جھگڑا دے دیا جاتا ہے۔

ہمیں یہ ہرگز نہیں بھولنا چاہئے کہ ہم اُس برگزیدہ ہستی کے اُمّتی ہیں جس کی مبارک محنت سے اوس وخزرج جیسے دیرینہ دُشمن اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے آپس میں یک جان دو قالب ہو گئے تھے، وہ درس جو رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ہمیں دیا، دُنیا میں ہماری سرفرازی اور آخرت میں نجات کی واحد ضمانت ہے۔

آج ہماری زندگیوں سے سکون واطمینان ختم ہو چکا ہے۔ آدمی آدمی کے لئے بھیڑیا بن گیا ہے۔ قومیں قوموں سے ٹکرا رہی ہیں لڑائیوں اور ظلم وتشدد کی چکی میں پسی ہوئی انسانیت سسک رہی ہے۔ موجودہ معاشرہ پھر اسی دورِ جاہلیت کا نقشہ پیش کر رہا ہے جبکہ انسانیت تباہی و ہلاکت کے آخری کنارے پر پہنچ چکی ہے۔ ان حالات میں ملتِ اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ تمام تعصبات واختلافات کو ختم کر کے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں اور جو طریق ربط واخوت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ نے ہمارے لئے تجویز کیا ہے، صرف اسی کی اتباع سے ہمارے دلوں میں یکجہتی اور نگاہوں میں یک رنگی پیدا ہو سکتی ہے۔ ہماری زندگی کے چشمے اسی حیات آفریں پیغام سے پھوٹ سکتے ہیں اور اسی سے ہماری کشتِ حیات سرسبز وشاداب ہو سکتی ہے اور اسی کے فیضان سے ہماری زندگی امن وسکون سے آشنا ہو سکتی ہے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ آخری نبی ہیں، اب نبوت کا دروازہ بند ہو جانے پر نبوت والا کام، اُمت مسلمہ کے ذمہ دے دیا گیا تا کہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو رشد وہدایت کا راستہ دکھائے اور یہی اس کی فضیلت کا سبب ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط

(آل عمران : ۱۱۰)

ترجمہ: (اے اُمتِ محمد یہ ﷺ) تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے نفع کے لئے بھیجا گیا ہے،
تم بھلی باتوں کو لوگوں میں پھیلاتے ہو اور بُری باتوں سے اِن کو روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اللہ تعالیٰ شانہٗ نے ہمیں جس عالی مقصد کے لئے پیدا کیا ہے، اُس مقصد کو اُمتِ مسلمہ نے پہچانا نہیں ،لہٰذا ہمیں اس پر توبہ کرنی چاہئے ۔رحمۃ للعالمین،حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے:

اے لوگو!توبہ کرو اللہ کی طرف، پس میں ایک دن میں سو(100)مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو تمہاری بیماری اور اس کی دوا بتلا دوں ؟ سن لو بیماری گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔

(ترغیب بیہقی)

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ ایک مکمل زندگی کا نظام لے کر آئے ہیں اور وہ اعمال والی زندگی ہے۔دعوت وتبلیغ والا کام اس پوری زندگی کو زندہ کرنے کی محنت ہے کہ اُمت کا کوئی فرد، کوئی مرد، کوئی عورت اللہ تعالیٰ کا نافرمان نہ رہے، بلکہ ہر شخص اللہ تعالیٰ سے جڑ جائے، توبہ کرلے اور حضور اقدس ﷺ کی مبارک ترتیب زندگی پر آجائے، اس کو سیکھنا، اس کو سکھانا، اس کو پھیلانا اور اس کو لے کر دردر پھرنا، اللہ تعالیٰ نے

اس اُمّت کی صفت بتائی ہے ۔اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ پر نبوت کا دروازہ بند فرمایا، قیامت تک انسانوں کے لئے آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس ہی نبی ہیں، ایک قرآن ہے، ایک قبلہ ہے اور ایک ہی ملت ہے ۔ایک ہی تہذیب ہے اور وہ ''اسلام'' ہے ۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سب کے لئے اسلام کو پسند فرمایا ہے ۔اب اسلام کے علاوہ کوئی راستہ نہیں چل سکتا ۔دین اسلام ہی کو زندہ رہنا ہے، اب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ صرف اسلام کا ہے، جس کو رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی **23** برس کی محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مکمل فرمایا۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد قیامت تک آنے والے انسانوں تک کون کلمہ حق پہنچائے گا؟ انہیں کون اللہ تعالیٰ کا پیغام سنائے گا؟ کون اللہ اور اس کے آخری رسول ﷺ کا تعارف کروائے گا؟ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ مسلمہ کو چنا ہے ۔

رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضور اقدس ﷺ ساری انسانیت کے نبی ہیں:

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

(الاعراف: ۱۵۸)

ترجمہ: (اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے اے انسانو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف ۔

سارا عالم ہماری محنت کا میدان ہے، اسی لئے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میری ایک بات بھی تمہیں آتی ہے تو اس کو آگے پہنچا دو، یہاں عامل ہونے کی شرط بھی ہٹادی ۔خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ میرا پیغام غائبین تک پہنچا دو ۔اس حکم کے مطابق ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا، اُمّتِ مسلمہ کے ہر مرد اور عورت کے ذمہ ہے ۔اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کو جو مبارک محنت عطا فرمائی وہ ''دعوت الی اللہ'' ہے..... سب کو اللہ سے جوڑنا ہے، حکمت وبصیرت کے ساتھ،

آپ ﷺ کا بھی یہی کام ہے اور آپ ﷺ کا اتباع کرنے والوں کا بھی یہی کام ہے۔قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ

(سورہ یوسف: ۱۰۸)

ترجمہ: آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ میرا طریق یہی ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، دلیل پر قائم ہوں، میں (بھی) اور میرے پیرو بھی۔

ساری دُنیا اس وقت منتظر ہے کہ کوئی ان کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنائے اور بتائے کہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ والے پاکیزہ طریقے کیسے رحمت بھرے ہیں؟ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے پاک صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عمل کر کے دکھایا، آج ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی ان مبارک ہستیوں کی قبریں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور ساری اُمت مسلمہ اپنے نبی ﷺ کے کام والی ہے۔

کئی چراغ بجھے تب **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کا چراغ جلا، کئی گھر لٹے تب جا کر اسلام کا گھر دُنیا میں آباد ہوا، آج اُمت مسلمہ اپنے خالق و مالک کو بھول کر زندگی گزار رہی ہے، اپنے محسن عظیم، رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کو بھول گئی، کتنے گھر ہیں کہ ایک کی بھی زبان سے قرآن کے الفاظ ادا نہیں ہوئے، کتنے گھر ہیں جو قرآن کی تلاوت سے محروم ہیں؟ کتنے گھر ہیں جو نماز کے سجدے سے محروم ہیں؟ کتنے گھر ہیں کہ ایک کو بھی سجدے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی؟ نہ بچی، نہ بچہ، نہ مرد، نہ عورت، نہ بوڑھا، نہ بوڑھی، کسی ایک کو بھی سجدے کی توفیق نصیب نہیں۔ 95 فی صد مسلمان نماز نہیں پڑھتے۔ وہ رحمٰن ورحیم پاک ربّ تو ہم سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرے، لیکن ہماری روزمرہ کی

عملی زندگی اس چیز کا ثبوت پیش نہیں کرتی ۔ہماری محبت مفادات سے ہے، آسائشوں سے ہے ، مال و دولت سے ہے ،غرضیکہ اس فانی دُنیا کی خوشیوں اور رعنائیوں سے ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا منادی نماز کے لئے بلاتا ہے، دُنیا وآخرت کی فلاح کے لئے بلاتا ہے اور بات کو دہراتا ہے ’’الصلوٰۃ خیر من النوم‘‘ نماز نیند سے بہتر ہے ،لیکن ہمارے لئے صبح کو بیدار ہونا مشکل ہے اورہم اس بات کا عملی مظاہرہ پیش کرتے ہیں کہ مجھے نیند سے محبت ہے۔ شاعرمشرق علامہ اقبالؒ نے اسی لئے تو کہا تھا:

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے
طبع آزاد پہ قید رمضان بھاری ہے
تمہیں کہہ دو یہی آئین وفاداری ہے

کتنا بڑا بحران ہے، کتنی بڑی ہلاکت ہے، ہر مسلمان (مرد وعورت) نے اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہے، یہی غرض ہے کہ وہ اس کی تیاری کر کے اپنے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ رحمۃ للعالمین ،پیغمبر اسلام ،حضرت محمد ﷺ کی یہ فکر تھی کہ ساری انسانیت جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والی بن جائے ۔آپ ﷺ اپنے چچا کے قاتل وحشی بن حرب کے بارے میں فکرمند ہیں کہ وہ بھی جنت میں جانے والا بن جائے ، چنانچہ کتب احادیث میں وحشی بن حرب کے اسلام لانے کا واقعہ لکھا ہے، جسے ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین ،پیغمبر اسلام، حضور اقدس ﷺ نے اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی بن حرب کے پاس اسلام کی دعوت دینے کے لئے آدمی بھیجا۔ وحشی بن حرب نے جواب میں یہ پیغام بھیجا کہ

آپ مجھے کیسے اسلام کی دعوت دے رہے ہیں، حالانکہ آپ خود یہ کہتے ہیں کہ قاتل، مشرک اور زانی دوزخ میں جائیں گے اور قیامت کے دن اُن پر عذاب دُگنا ہوگا اور ہمیشہ ذلیل ہوکر جہنم میں پڑے رہیں گے اور میں نے یہ سب کام کئے ہیں تو کیا میرے لئے آپ کے خیال میں ان برے کاموں کی سزا سے بچنے کی کوئی گنجائش ہے؟

اس پر اللہ جل جلالہٗ نے فوراً یہ آیت نازل فرمائی:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○

(الفرقان: ۷۰)

ترجمہ: مگر جس نے توبہ کی اور یقین لایا اور کیا کچھ کام نیک، سو ان کو بدل دے گا اللہ برائیوں کی جگہ بھلائیاں اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔

اس آیت کو سن کر وحشی بن حرب نے کہا، توبہ اور ایمان وعملِ صالح کی شرط بہت کڑی ہے، شاید میں اسے پورا نہ کرسکوں۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ج

(النسآء: ۴۸)

ترجمہ: بے شک اللہ نہیں بخشتا اُس کو جو اس کا شریک کرے اور بخشتا ہے اس سے نیچے کے گناہ جس کے چاہے۔

اس پر وحشی بن حرب نے کہا، مغفرت تو اللہ کے چاہنے پر موقوف ہوگی، پتہ نہیں اللہ مجھے بخشیں گے یا نہیں۔ کیا اِس کے علاوہ کچھ اور گنجائش ہے؟

اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ط

إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ o

(الزمر : ۵۳)

ترجمہ: آپ ﷺ کہہ دیجئے! اے میرے بندو! جنھوں نے زیادتی کی ہے اپنی جان پر،

آس مت توڑو اللہ کی مہربانی سے، بے شک اللہ بخشتا ہے سب گناہ،

وہی ہے گناہ معاف کرنے والا مہربان۔

اس پر وحشی بن حرب نے کہا کہ ہاں! یہ ٹھیک ہے اور مسلمان ہو گئے۔ اس موقع پر بعض لوگوں نے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم نے بھی وہی گناہ کیے ہیں، جو حضرت وحشی نے کیے تھے، کیا یہ آیت ہمارے لئے بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں، یہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔ (بحوالہ: حیاۃ الصحابہؓ جلد ا)

الحمد للہ! اسلام امن و سلامتی، محبت و اخوت اور خیر خواہی کا دین ہے، نیز رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ اقدس سے نکلے ہوئے اعمال میں رحمت اور کامل نور ہے۔ اگر اُمّتِ مسلمہ اپنے آقا، رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی کامل اتباع پر آجائے تو اللہ تعالیٰ شانہٗ کی ذاتِ عالی سے اُمید ہے کہ اُمّتِ مسلمہ پھر سے ”بنیان مرصوص“ (سیسہ پلائی) دیوار بن سکتی ہے اور امت مسلمہ میں ”امت پنا“ آسکتا ہے۔ امت مسلمہ میں جوڑ پیدا ہو جائے، اس کے لئے ہمیں رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں مندرجہ ذیل اُصولوں کے مطابق عمل پیرا ہونا ہوگا:

(1) مسلمان بیمار ہو تو اس کی عیادت کی جائے۔

(2) انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہوا جائے۔

(3) جب وہ دعوت دے تو اُسے قبول کیا جائے۔

(4) ملاقات ہو تو سلام کیا جائے۔

(5) چھینک آئے تو یر حمک اللہ کہا جائے۔

(6) ہر حال میں اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کی جائے۔

(7) دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھا جائے۔

(8) اچھے نام سے پکارا جائے۔

(9) مصیبت و پریشانی میں ایک دوسرے کی مدد کی جائے۔

(10) ایک دوسرے کو ہدیہ دیا جائے۔

(11) ہر مسلمان اپنا تعارف "حضور اقدس ﷺ کا امتی" ہونے کی حیثیت سے کروائے۔

(12) اپنے مال کو دوسروں پر خرچ کیا جائے۔

(13) ایصال ثواب کیا جائے۔

(14) عیوب پر نظر نہ رکھی جائے۔

(15) دوسروں کے عیوب کی پردہ پوشی کی جائے

(16) ایک دوسرے کی صفات کو دیکھا جائے۔

(17) پیٹھ پیچھے تعریف کی جائے۔

(18) ایک دوسرے کا اکرام کیا جائے۔

(19) کسی میں کمی ہو تو فوراً نہ ٹوکا جائے۔

(20) ایک دوسرے کو عزت و احترام سے پکارا جائے۔

(21) ایک دوسرے کی خدمت کی جائے۔

(22) دوسروں کے ساتھ تواضع کے ساتھ پیش آیا جائے۔

(23) بے تکلفی سے پرہیز کیا جائے۔

(24) ایک دوسرے کو معاف کیا جائے۔

(25) تجسس نہ کیا جائے۔

(26) تنقید، تردید، تنقیص اور تقابل سے پرہیز کیا جائے۔

(27) ہر کام مشورہ سے کیا جائے۔

(28) غیبت سے پرہیز کیا جائے۔

(29) کینہ، حسد اور بغض سے پرہیز کیا جائے۔

(30) ہر ایک کی بات کو احترام سے سنا جائے۔

(31) دوسروں کی بہتری کا سوچا جائے۔

(32) علمی اختلافات کو اُمّتِ مسلمہ کے لئے "رحمت" کا ذریعہ بنایا جائے، نہ کہ "زحمت"۔

(33) جن کے حقوق ذمہ ہیں اُن کے حقوق کو بطریقِ احسن ادا کیا جائے۔

(34) بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت اور اہلِ علم کی عزت کی جائے۔

(35) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں سختی نہ کی جائے۔

(36) ایک دوسرے کی صفات کو دیکھا جائے۔

(37) آخرت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا جائے۔

(38) دوسروں کی اچھائیوں اور اپنی برائیوں پر نظر رکھی جائے۔

(39) حضور اقدس ﷺ کی کامل اتباع کی جائے۔

(40) اللہ تعالیٰ کے حضور اُمّتِ مسلمہ میں جوڑ پیدا ہونے کی دُعائیں کی جائیں۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی کامل اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ..... بجاہِ رحمۃللعالمین ﷺ